بلند بانگ دعووں کی قلعی کھولنے والی ایک فکر انگیز تحریر

مردہ بدست غیر مقلدین

مؤلف

مولانا ہلال احمد مولانا محمد عثمان

مدیر، رابطہ علماءِ اہل سنت والجماعت (الہند)

سروے نمبر ۱۵۶، مولوی محمد عثمان پورہ،

مالیگاؤں۔423203 ضلع ناسک، مہاراشٹر، الہند

موبائل نمبر: 09423477065

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کے بلند بانگ دعوے

(۱) غیر مقلدین کے نزدیک شرعی دلائل صرف دو ہیں ۱) قرآن ۲) حدیث

(۲) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۳) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کا سر ''ہر صحیح حدیث'' کے لئے جھکا رہتا ہے۔

(۴) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ''تقلید'' چھوڑ دی جائے تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

غیر مقلدین کے یہ اصول اور دعوے صرف ''بلند بانگ'' ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اگر اُن کے ان دعووں کو عقائد، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر منطبق کیے جائیں تو غیر مقلدین ان ارکان میں سے کسی پر عمل نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مذکورہ دعووں کی بنیاد پر غیر مقلدین نہ مردہ کو غسل دے سکتے ہیں، نہ کفن پہنا سکتے ہیں، نہ نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں، نہ مردہ کو دفن کر سکتے ہیں۔

مردہ کا غسل، تکفین (کفن پہنانا)، نماز جنازہ اور تدفین (مردہ کو دفن کرنا) یہ تمام اعمال غیر مقلدین اسی طریقے پر کرتے ہیں جس طریقے پر اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کرتے ہیں، اور جو ''اجماع'' سے بشکل ''تواترِ عملی'' چلا آرہا ہے۔ یہ اجماع غیر نبی کا ہوتا ہے، نبی کا نہیں ہوتا اسلئے ''تقلید'' ہے، جو غیر مقلدین کے نزدیک ''شرک'' ہے۔ اسلئے غیر مقلدین ان کے اصول کے مطابق مردہ کا غسل، تکفین، نماز جنازہ اور تدفین کر سکتے ہی نہیں۔ اور اگر اہل سنت والجماعت کے طریقے پر کرتے ہیں تو غیر مقلدین کے اصول کے مطابق بجائے ''ثواب'' ''جہنم رسید'' ہونے کا باعث ہوجائے گا (نعوذ باللہ من ذالک)۔ مزید یہ کہ غیر مقلدین کے نزدیک حجت ''سنت'' نہیں ہے بلکہ ''حدیث'' ہے اور جو اعمال ''سنتِ متعینہ'' پر نہ ہوں یا ''بدعت'' پر ہوں تو وہ مقام کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں نیز زمانہ کے لحاظ سے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اسلئے ''مردہ'' کی جو دُرگت غیر مقلدین کے ہاتھوں ''عالم نزع'' سے لے کر ''تدفین'' کے بعد تک ہوتی ہے وہ قابل دید ہے۔

غیر مقلدین عام طور پر اپنی دو مشہور کتابیں بطور دلیل پیش کرتے ہیں، ایک ''

صلوٰۃ الرسول'' اور دوسری ''نماز نبوی'' ۔اور ہر ایک کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر اس طریقہ پر نماز پڑھی جائے گی تو قبول ہے ورنہ منہ پر ماردی جائے گی ۔ ذیل میں ان دو نوں کتابوں سے ہم چند اقتباسات پیش کر کے غیر مقلدین کے بلند بانگ دعووں کی حقیقت عوام کے سامنے آشکارا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ اقتباسات ''صلوٰۃ الرسول (مطبوعہ الدار السّلفیہ اگست ۱۹۸۸ء ممبئی)'' اور ''نماز نبوی (مطبوعہ السنّہ پبلیکیشنز مارچ ۲۰۰۶ء ممبئی)'' کے حوالے سے ہیں ۔ ملاحظہ ہوں

صلوٰۃ الرسول	نماز نبویؐ

عالم نزع

صلوٰۃ الرسول	نماز نبویؐ
• مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنی بھی آئی ہے ۔ (ص ۴۹۰)	• مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنے والی روایت کو امام نووی نے ضعیف کہا ہے اور دار قطنی نے کہا کہ اس بارے میں حضور ﷺ کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے ۔ (ص ۲۸۶)
• جس کا کوئی قریبی یا دوست عزیز فوت ہو جائے تو اس میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا جائز ہے ۔ (ص ۶۴۰)	• جس کا کوئی قریبی دوست عزیز فوت ہو جائے تو اس میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا جائز ہے ۔ کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات پر بوسہ دیا تھا ۔ (ص ۲۸۷)

(اس سلسلے میں کوئی حدیث موجود ہی نہیں ہے اور اقوال و اعمال سلف غیر مقلدین کے نزدیک حجت نہیں ہے پھر بھی میت کو بوسہ دینا جائز ہو گیا ۔)

غسل میت

صلوٰۃ الرسول	نماز نبویؐ
• میت کو غسل دینے کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے ۔	• ص ۲۸۸ کے حاشیہ میں نمبر ا پر صحیح بخاری کا حوالہ پیش کر کے اور تیر کا نشان لگا کر ''غسل میت کا طریقہ'' پیش کر دیا اور قوسین میں حوالہ ہے ''محمد عبد الجبار''

(دراصل غسل میت کا طریقہ بتانے کیلئے کوئی مرفوع حدیث موجود ہی نہیں ہے اسلئے مؤلف

صلوٰۃ الرسول جرأت نہ کر سکے لیکن مؤلف نمازِ نبوی نے قوسین میں حوالہ دے کر نہ جانے کس کا قول پیش کر دیا۔ میت کو کفن پہنانے کے طریقہ میں کوئی مرفوع حدیث موجود نہیں ہے، مؤلف نمازِ نبوی نے قول صحابی پیش کیا۔)

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص ''نمازِ جنازہ'' میں شریک ہوگا اُسے ''ایک قیراط'' ثواب ملے گا اور جو ''تدفین'' میں بھی شریک ہوگا اُسے ''دو قیراط'' ثواب ملے گا۔

کسی مرفوع حدیث میں نمازِ جنازہ کی ''ترکیب'' موجود نہیں ہے اسلئے غیر مقلدین اپنے دعووں کے مطابق نمازِ جنازہ نہیں پڑھ سکتے یعنی ایک قیراط ثواب سے محروم ہوگئے۔ ملاحظہ ہو

ترکیب نماز جنازہ

نیت اور تکبیر تحریمہ

- پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیے (ص ۴۹۳)
- پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں (ص ۲۹۲)

(نماز جنازہ کی کسی حدیث میں نیت اور تکبیر تحریمہ کا کوئی طریقہ موجود ہی نہیں ہے اس لئے غیر مقلدین نے نیت اور تکبیر تحریمہ کی کوئی دلیل نہیں پیش کی)

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ

- پہلی تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھیں امام آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ سے (ص ۴۹۳)
- پہلی تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھیں (ص ۲۹۲)

طلحہ بن عبداللہ کی ایک روایت میں فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ پڑھنے کا بھی ذکر ہے (ص ۲۹۳)

- جنازے میں امام کو قرآت و دعا اونچی آواز میں پڑھنا چاہئے (ص ۵۰۰)
- سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ اور دعائیں آہستہ پڑھیں (ص ۲۹۵)

(غیر مقلدین کے نزدیک نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے جب کہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مرفوع احادیث سخت ضعیف ہیں۔ مزید یہ کہ غیر مقلدین کے نزدیک اقوال و اعمال سلف

حجت نہیں ہیں پھر بھی بخاری و مسلم کے حوالہ سے انہیں دلیل میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ مولف صلوٰۃ الرسول نمازِ جنازہ میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں جبکہ مولف نماز نبوی سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورۃ بھی پڑھنے کے قائل ہیں۔ مولف صلوٰۃ الرسول جہری قرآت کے قائل ہیں اور مولف نماز نبوی سری قرآت کے، اور یہی حال غیر مقلدین کا ہے کہ کوئی جہری قرآت کا قائل ہے اور کوئی سرّی کا۔)

- سورۃ فاتحہ پڑھ کر امام کو دوسری تکبیر کہنی چاہیے اور پھر درود شریف جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے پورا پڑھیں پھر امام تکبیر کہ کر یہ دعائیں پڑھیں اور تین دعائیں پیش کی اور لکھا "اب چوتھی تکبیر کہ کر سلام پھیریں (پتہ نہیں ایک طرف یا دونوں طرف)
- سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر امام کو دوسری تکبیر کہنی چاہیے اور پھر نماز والا درود شریف پڑھیں اس کے بعد تیسری تکبیر کہ کر ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں پھر چار دعائیں پیش کی اس کے بعد چوتھی تکبیر اور سلام کا ذکر ہی نہیں۔
- نمازِ جنازہ کی تکبیریں چار، پانچ، چھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ (ص ۵۰۱)
- امام نووی فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیریں بالاجماع منسوخ ہیں۔ (حاشیہ ص ۳۹۶)
- جنازہ غائبانہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (ص ۵۰۱)
- غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنے پر نجاشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے۔ مگر اس سے غائبانہ نمازِ جنازہ پر استدلال نہیں ہے۔ (ص ۲۹۶)

تدفین

- میت کو قبر میں رکھ کر یہ دعا پڑھیں بسم الله وعلى ملت رسول الله ﷺ۔ (ص ۵۰۲)
- میت کو قبر میں رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں بسم الله وعلى ملت رسول الله ﷺ۔ (ص ۲۹۹) (یہ حدیث ضعیف ہے اس کے بعد بھی غیر مقلدین اسے دلیل بناتے ہیں اور دعویٰ صرف صحیح حدیث پر عمل کرنے کا ہے۔)
- قبر پر پانی چھڑکوائیں۔ (ص ۵۰۲)
- پانی چھڑکنے کا ذکر ہی نہیں ہے۔
- لوگ اس پر تین تین لپیں مٹی ڈالیں۔ (ص ۵۰۲)
- پھر سب لوگ میت کیلئے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا مانگیں (ص ۵۰۲)

• پھر (قبر پر مٹی ڈال کر) سب لوگ میت کیلئے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا مانگیں (ص ۳۰۰)
(تین لپیں مٹی ڈالنے کی دلیل میں ''صحیح حدیث'' موجود نہیں ہے اس کے بعد بھی غیر مقلدین اس پر عمل کرتے ہیں قبر پر پڑھنے کی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اور اجتماعی دعا بھی ان کے نزدیک بدعت ہے۔ پتہ نہیں تدفین میں کون سا عمل کر کے وہ دوسرے ''قیراط'' کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔)

زیارتِ قبور

• مُردوں کو قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے (ص ۵۰۴)
• عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے اور کبھی کبھار زیارت کرنا جائز ہے۔ (ص ۳۰۲)

غیر مقلدین کے بلند بانگ دعووں کی حقیقت خود ان کے آئینہ میں

(۱) غیر مقلدین کے نزدیک شرعی دلائل صرف دو ہیں ۱) قرآن ۲) حدیث
مُردہ کے غسل کی ترکیب، تکفین کا طریقہ، ترکیبِ نمازِ جنازہ، تدفین کا طریقہ، قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنا، اجتماعی دعائے مغفرت کرنا، ان تمام کیلئے کوئی مرفوع حدیث موجود ہی نہیں ہے ان کے مذکورہ اصول کے مطابق غیر مقلدین مُردہ کو غسل، تکفین، نمازِ جنازہ اور تدفین کر سکتے ہی نہیں۔ اسلئے دو قیراط ثواب کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہوگا کیونکہ تقلید ان کے نزدیک شرک ہے۔ ان کا دعویٰ ہے ع ہم اہل حدیث ہیں برادر ہے قول نبی ہمارا رہبر
اہل حدیث کے دو ہی اصول قال اللہ و قال الرسول

اُن کے اصول کے مطابق ہونا یہ چاہیے کہ غیر مقلدین مُردہ پر پانی ڈال کر، اُسے سفید کپڑے میں لپیٹ کر، قبر میں پاؤں کی طرف سے داخل کر کے مُردہ کو قبر میں ڈال دیں، قصّہ ختم۔ اس کے سوا جو کچھ کریں گے تقلید ہوگی اور نیکی برباد گناہ لازم ہوگا۔
(۲) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔
جب کہ نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مرفوع احادیث سخت ضعیف ہیں۔ نیز غیر مقلدین کی کتابوں میں نمازِ جنازہ کے لئے جو دعائیں تحریر ہیں ان میں سے اکثر غیر صحیح، صحابی کے نام میں اختلاف، مرسل، موقوف روایات ہیں۔ قبر کھودنے کے سلسلہ میں جو احادیث تحریر ہیں وہ ضعیف ہیں۔ میت کو پاؤں کی طرف سے داخل کرنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ میت کو قبر میں لٹانے کی دعائیں ضعیف یا موقوف ہیں۔ قبر پر تین لپیں مٹی ڈالنے کی، قبر پر پانی

چھٹر کنے کی احادیث بھی ضعیف ہیں۔اس کے بعد بھی ان کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف صحیح حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

(۳) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کا سر ''ہر صحیح حدیث'' کے لئے جھکا رہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے نمازِ جنازہ پر مختلف اعداد کی روایت منقول ہیں مگر حضرت عمرؓ کے زمانے میں اجماع ہو گیا کہ جنازہ پر چار ہی تکبیریں کہی جائیں گی اور جب اس پر اجماع ہو گیا تو اب اس اجماع کی مخالفت جائز نہیں ہے۔(بحوالہ غیر مقلدین کی صحیح احادیث سے انحراف، مؤلف حضرت مولانا ابوبکر صاحبؒ غازی پوری ص ۱۲۹، ۱۳۰) مگر غیر مقلدین کے نزدیک صرف قرآن یا صحیح حدیث حجت ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا سر ہر صحیح حدیث کیلئے جھکا رہتا ہے اور وہ کہتے ہیں۔ع ماں بلبلان نالاں گلزار محمد۔ یعنی ہم لوگ گلزارِ محمدی کے بلبل نالاں نہیں۔ نیز ع ہم اہل حدیث ہیں برادر ہے قول نبی ہمارا رہبر

ان کے یہ دعوے مردود ہیں اور ان کا یہ پروپیگنڈہ جھوٹا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

- صحیح حدیث ہے کہ حضرت زید ابن ارقمؓ نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو لوگوں نے اس کے بارے میں ان سے سوال کیا انہوں نے فرمایا اللہ کے رسول ﷺ جنازہ پر پانچ تکبیریں بھی کہا کرتے تھے۔(صحیح مسلم، ترمذی)

غیر مقلدین نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیروں والی صحیح حدیث پر عمل نہیں کرتے

- حضرت وائلؓ سے بیہقی میں صحیح سند سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں جنازہ پر سات تکبیریں بھی کہی جاتی تھیں۔اور چھ اور پانچ اور چار بھی۔

غیر مقلدین جنازہ پر چھ اور سات تکبیر والی صحیح حدیث کو بھی چھوڑ رکھا ہے

- صحیح سند سے ابو معبد نے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے تین تکبیر کہی۔

غیر مقلدین نمازِ جنازہ پر تین تکبیر والی صحیح حدیث کو بھی چھوڑ رکھا ہے

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عوف ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سن کر نما

زِجنازہ کی دعا کو یاد کیا۔

غیر مقلدین جنازہ میں زور سے پڑھنے والی صحیح حدیث کے تارک ہیں

- نسائی شریف میں صحیح سند سے یہ حدیث ہے کہ ''حضرت ابن عباسؓ نے جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک اور سورۃ کو پڑھا اور قرأت کی۔''

غیر مقلدین کا عمومی عمل اس حدیث کے خلاف ہے۔

(۴) غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ''تقلید'' چھوڑ دی جائے تو اختلاف ختم ہو جائے گا۔

درج بالا جدول (ٹیبل) سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلدین کا آپس میں اختلاف کتنا ہے مثلاً مرنے والے کے پاس سورۃ یٰس پڑھنے میں، نمازِ جنازہ میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا یا ساتھ میں کوئی اور سورۃ ملانا، قرأت اور دعا سرّی ہو یا جہری ہو، نمازِ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد میں، زیارتِ قبور کے مسئلہ میں۔ وغیرہ

میت کے سلسلہ میں غیر مقلدین کے دلچسپ مواقف

- میت کو فرطِ محبت سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (نمازِ نبوی ص ۲۸۷، صلوٰۃ الرسول ص ۴۹۰)
- میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔ (نمازِ نبوی ص ۲۸۸)
- عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے۔ (نمازِ نبوی ص ۳۰۲)
- عورتوں کیلئے زیارتِ قبور جائز ہے۔ (نمازِ نبوی ص ۳۰۲)

(تنبیہ: عام انسانوں کو نبی ﷺ اور صحابہ وصحابیات جیسے نفوسِ قدسیہ پر گمان کر کے ان کے اقوال واعمال کو اپنے اوپر منطبق نہ کریں۔)

- جو شخص قبروں کی زیارت کرنے جائے تو یہ دعا پڑھے ''السلام علی اھل الدیار .... وانا انشاء اللہ بکم للاحقون اور دوسری دعا ہے'' اسأل اللہ لنا ولکم العافیہ

''ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعا کرتا ہوں (نمازِ نبوی ص ۳۰۲)

(غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ مردے سنتے نہیں پھر پتہ نہیں کیوں وہ سلام و دعا میں مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔)